© rasailojaraid.com

دین کا قرآنی مفہوم

ان تفصیلات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ لفظ دین کی بنیاد میں چار تصورات ہیں' یا بالفاظِ دیگر یہ لفظ عربی ذہن میں چار بنیادی تصورات کی ترجمانی کرتا ہے:

غلبہ وتسلط' کسی ذی اقتدار کی طرف سے'

اطاعت' تعبداور بندگی' صاحب اقتدار کے آگے جھک جانے والے کی طرف سے'

قاعدہ وضابطہ اور طریقہ' جس کی پابندی کی جائے'

محاسبہ اور فیصلہ اور جزا وسزا۔

انہی تصورات میں سے کبھی ایک کے لیے اور کبھی دوسرے کے لیے اہل عرب مختلف طور پر اس لفظ کو استعمال کرتے تھے' مگر چونکہ اِن چاروں امور کے متعلق عرب کے تصورات پوری طرح صاف نہ تھے اور کچھ بہت زیادہ بلند بھی نہ تھے' اس لیے اس لفظ کے استعمال میں ابہام پایا جاتا تھا اور یہ کسی باقاعدہ نظامِ فکر کا اصطلاحی لفظ نہ بن سکا تھا۔ قرآن آیا تو اس نے اس لفظ کو اپنے منشا کے لیے مناسب پا کر بالکل واضح ومتعین مفہومات کے لیے استعمال کیا اور اس کو اپنی مخصوص اصطلاح بنا لیا۔ قرآنی زبان میں لفظ دین ایک پورے نظام کی نمائندگی کرتا ہے جس کی ترکیب چار اجزا سے ہوتی ہے:

حاکمیت واقتدارِ اعلیٰ'

حاکمیت کے مقابلہ میں تسلیم واطاعت'

وہ نظامِ فکر وعمل جو اس حاکمیت کے زیر اثر بنے'

مکافات جو اقتدارِ اعلیٰ کی طرف سے اس نظام کی وفاداری واطاعت یا سرکشی وبغاوت کے صلہ میں دی جائے۔

قرآن کبھی لفظ دین کا اطلاق معنی اول ودوم پر کرتا ہے' کبھی معنی سوم پر' کبھی معنی چہارم پر' اور کبھی الدین بول کر یہ پورا نظام اپنے چاروں اجزا سمیت مراد لیتا ہے۔ (''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں''، ابوالاعلیٰ مودودی' ترجمان القرآن' جلد ۲۱' عدد ۳-۴۔ رمضان' شوال ۱۳۶۱ھ/ اکتوبر' نومبر ۱۹۴۲ء' ص ۵۸)

© rasailojaraid.com